سوال

(73) مرزائی کی نمازِ جنازہ اور مسلم قبرستان میں دفن کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی مرزائی مرگیا اور اسی حالت میں فوت ہوگیا۔ بعض مسلمانوں نے اس کے جنازہ میں شرکت بھی کی اور اسے دفن بھی مسلمانوں کے قبرستان میں ہی کیا گیا۔

اس کے جنازہ میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں کیا حکم ہے اور کیا اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن رہنے دیا جائے یا اُسے نکال کر دوسرے قبرستان میں دفن کیا جائے؟ (عبیدالسلام۔ سرگودھا) (۸ مئی ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرزائی بلاشبہ کافر ہیں۔ ان سے مسلمانوں جیسا تعلق قائم کرنا بھی حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

یٰأَیُّہَا الَّذینَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّی وَعَدُوَّکُم أَولِیاءَ تُلقونَ إِلَیہِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد کَفَروا بِما جاءَکُم مِنَ الحَقِّ   ١ ... سورة الممتحنة

''مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے، منکر ہیں۔''

لہٰذا جن مسلمانوں نے ایک مرزائی کے جنازہ میں شرکت کی وہ شدید ترین کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انھیں فوراً اپنے جرم پر نادم ہو کر رب کے حضور توبۂ نصوحہ کرنی چاہیے۔ بصورتِ دیگر عقابِ الٰہی کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ حدیث میں ہے: ' اَلْمَرئُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ' (صحیح البخاری، باب علَامَةِ حُبِّ اللّٰہِ عزّ، رقم: ٦١٦٨)

''یعنی آدمی روزِ جزا اس کے ساتھ ہوگا جس سے اُسے پیار ہوگا۔''

مرزائیوں کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کرکے ان کے جنازہ میں شرکت کرنا بھی محبت ہی کی ایک شکل ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا۔ نیز مذکور شخص کی لاش کو مسلم قبرستان سے نکال کر اس کے مناسب حال جگہ میں دفن کر دیا جائے۔ بسلسلۂ زیارتِ قبور دعاؤں میں مقابر کی اضافت صرف مسلمانوں کی طرف کرنا، اس امر کی واضح دلیل ہے۔ بعض الفاظِ نبوی ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

١۔ ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ ' ۔ احمد، (صحیح مسلم، بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِیلِ فِی الْوُضُوءِ، رقم: ۲۴۹، سنن النسائی، الْأَمْرُ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِینَ، رقم: ۲۰۳۹)

٢۔ ’اَلسَّلَامُ علیکُم اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤمِنِینَ وَ الْمُسْلِمِینَ‘ (صحیح مسلم (۷/۴۴)، بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَہْلِہَا، رقم: ۹۷۴)، (سنن النسائی (۴/۹۲۔۹۳)، الْأَمْرُ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِینَ، رقم: ۲۰۳۷)

نیز شریعت اِسلامی میں اموات مسلمین کی زیارت کا حکم ہے۔ جب کہ مشرکین کی قبور کے پاس کھڑا ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلا تُصَلِّ عَلىٰ أَحَدٍ مِنهُم ماتَ أَبَدًا وَلا تَقُم عَلىٰ قَبرِهِ... ﴿٨٤﴾... سورة التوبة

اور بعض روایات میں مشرکوں کی قبروں سے تیزی کے ساتھ گزر جانے کا امر بھی ہے۔ ’’صحیح‘‘ کے باب ’بَابُ مَا جَاءَ فِی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَأَبِی بَکْرٍ، وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔‘ میں ہے:

’فَقَلَ: یَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِی فَأَدْخِلُونِی، وَإِنْ رَدَّتْنِی رُدُّونِی إِلَی مَقَابِرِ الْمُسْلِمِینَ۔ انتھی‘

علامہ عظیم آبادی فرماتے ہیں:

’’اس روایت سے مقابر مسلمین کا علیحدہ ہونا ثابت ہوا۔ (فتاویٰ، ص:۱۳۲)

مزید آنکہ امت مسلمہ کا تعامل بھی اس بات کا مؤید ہے کہ ہمیشہ مسلمانوں کے قبرستان غیر مسلموں سے علیحدہ رہے ہیں۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتاویٰ شمس الحق عظیم آباد، ص:۱۳۰ تا ۱۳۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:130

محدث فتویٰ